احادیث کی روشنی میں

شب براءت کی فضیلت

تحریر: حافظ محمد احمد رضا نقشبندی کیلانی

(ایم سی ایس۔ایم اے۔بی ایڈ)

سعادت اشاعت

محمد طاہر رضا

منتظم اعلیٰ جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ

آغازِ سخن

عبادت خداوندی انسان کی تخلیق کا مقصداولین ہے۔قرآن وحدیث کی بے شمارنصوص میں عبادت خداوندی کی ترغیب دی گئی ہے۔اگرچہ بعض عبادات کے لئے اوقات مقرر ہیں لیکن بے شمار ایسی عبادات بھی ہیں جوکسی بھی وقت کی جاسکتی ہیں شریعت مطہرہ نے ان کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں کیا۔جن عبادات واحکامات کے لئے وقت مقرر ہے انہیں اصطلاح میں مقید بالوقت کہتے ہیں۔اور جن کے لئے اوقات مقرر نہیں، انہیں مطلق عن الوقت کہا جاتا ہے۔کوئی بھی شخص بلا وجہ نہ کسی مطلق کو مقید بنا سکتا ہے اور نہ مقید کو مطلق۔

شب بیداری اور رات میں قیام کے لئے شریعت مطہرہ نے کوئی قید نہیں لگائی۔کوئی سی بھی رات ہو، بندہ مومن اپنے مالک وخالق کی بارگاہ میں حاضر ہوکر مناجات کر سکتا ہے، بندگی اور عاجزی کا اظہار کرسکتا ہے۔دن ہو یا رات کسی بھی انسان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی انسان کو اللہ کی عبادت سے روکے۔ بلکہ بحثیت مسلمان ہم سب کی یہ شرعی اوراخلاقی ذمہ داری ہے کہ ہم بندگان خدا کو عبادت وریاضت کی ترغیب دیں۔

مگر برا ہو تعصب اور جہالت کا، بعض اوقات انسان ایسے احکامات کو وجہ نزاع بنالیتا ہے جواتنے بدیہی ہوتے ہیں کہ اُن کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی۔اس سے بڑی ابلہی اور کیا ہوسکتی ہے کہ انسان عبادت خداوندی کے جواز پر دلیل طلب کرے۔

پندرہویں شعبان المعظم کی رات یعنی شب برأت میں عبادت کے لئے اگرکوئی حدیث بھی موجود نہ ہوتی تو پھر بھی اس رات میں عبادت مشروع ہوتی۔ چہ جائیکہ اس کے ثبوت میں بہت ساری احادیث ہیں جن میں کچھ حسن اور صحیح کے درجہ تک بھی پہنچتی ہیں۔ زیرنظر تحریر اپنے اُن مسلمان دوستوں کی غلط فہمی کو دور کرنے کی ایک کوشش ہے، جوکسی وجہ سے اس بارے میں شکوک وشبہات کا شکار ہیں۔احادیث کی فنی حیثیت پر کلام، ماہرین فن ہی کو زیبا ہے۔ مجھ جیسے ہیچ میرزا اور ہیچ مداں کو یہ چیز

قطعاً زیب نہیں دیتی کہ اس بارے میں داد تحقیق دوں۔لیکن مجبوری یہ ہے کہ اس بارے مسلسل غلط فہمیاں پھیلتی جارہی ہیں۔میں نے مناسب سمجھا کہ حتی المقدور اپنی گزارشات اہل اسلام تک پہنچاؤں ۔امید ہے میری یہ تحریر بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہوگی اور اہل علم حضرات اس موضوع پر اپنی نگارشات پیش کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔

اس میں کوئی شک نہیں میرے مربی اور پیرومرشد حضور قبلہ پیر سید عظمت علی شاہ بخاری نقشبندی کیلانی المعروف چن جی سرکار (زیب سجادہ، آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف) کی نگاہ التفات اور خصوصی توجہ میسر نہ ہوتی تو میں ایک لفظ بھی نہ لکھ پاتا۔یہ سب انہی کا فیض ہے، اللہ کریم ہمارے سروں پر آپ کا سایہ، دارین میں قائم ودائم رکھے۔آمین

میں بہت ممنون ہوں؛ محترم ومکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد اشفاق جلالی P.hD Arabic, Punjab University، مہتمم وبانی جامعہ امام اعظم ابوحنیفہ، کھاریاں) کا، جنہوں نے قدم قدم پر میری راہنمائی اور حوصلہ افزائی فرمائی۔الاستاذ ظفر اقبال کلیار (فاضل بھیرہ شریف) کا، جنہوں نے وقت دینے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیا۔

میرے استاد محترم شمس القراء قاری محمد اسماعیل سیالوی صاحب (کراچی) کے لخت جگر حضرت علامہ مولانا القاری ابوحفص محمد طاہر رضا صاحب (منتظم جامعہ رضویہ ضیاء القرآن، دین گاہ) کا، جنہوں نے فن اسماء الرجال اور اصول جرح وتعدیل کی کتب مہیا فرمائیں اور ساتھ ساتھ حوالہ جات کی تلاش اور عربی عبارات کو سمجھنے میں میری مکمل راہنمائی فرمائی۔عزیزم نعمان ہاشمی (متعلم دار العلوم کنز الایمان، نصیرہ) کا، جنہوں نے اپنے اسباق میں سے وقت نکال کر بطور خاص تعاون کیا۔

اللہ تعالیٰ تمام حضرات کی خدمت اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔اور اسے ہم سب کے لئے توشہ آخرت بنائے۔آمین

انتساب

پیر طریقت رہبر شریعت

پیر سید عظمت علی شاہ صاحب

بخاری نقشبندی کیلانی

المعروف چن جی سرکار

(زیب سجادہ، آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف)

''لیلة النصف من شعبان''یعنی شعبان المعظم کی پندرہویں رات کی فضیلت سے متعلق کتب حدیث میں بہت سی احادیث موجود ہیں۔اسی طرح تابعین کے دور سے آج تک اہل اسلام اس رات میں عبادت وریاضت کا اہتمام کرتے آرہے ہیں۔اس کے باوجود کچھ لوگ اس حوالے سے غلط فہمی اور شک کا شکار ہوئے اورانہوں نے اس سلسلہ میں کچھ اعتراضات بھی پیش کیے۔اس کا سبب شاید اصول حدیث اور جرح وتعدیل سے متعلق کم علمی ہے ورنہ شب نصف شعبان کی فضیلت میں بہت سے واضح ثبوت موجود ہیں۔ اس مضمون میں ان کا مختصر تذکرہ کیا جائے گا۔اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

شب برأت کے فضائل اوراس رات میں عبادت کرنے سے متعلق علمائے اسلام کا قول یہ ہے کہ اس رات میں عبادت کرنا مستحب ہے۔اوراصول حدیث میں ہے کہ فضائل اعمال کے باب میں ضعیف روایات بھی قبول کی جاتی ہیں اوران سے استحباب (مستحب ہونا) ثابت ہوجاتا ہے۔(المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج ازامام نووی،باب:فرع فی جملة المسائل والقواعد)جب کہ''لیلة

النصف من شعبان'' سے متعلق صحیح اور حسن روایات بھی موجود ہیں۔اس کے علاوہ ائمہ حدیث نے حدیث مبارکہ کی کتب میں اس رات کی فضیلت کے حوالے سے باقاعدہ ابواب بھی قائم کیے ہیں۔جن حضرات نے اپنی تصنیفات میں مستقل ابواب قائم کیے،ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:

1 امام عبدالرزاق صنعانی (متوفی211ھ) نے المصنف میں
2 امام ابن ابی شیبہ (متوفی235ھ) نے المصنف میں
3 امام ابن ماجہ قزوینی (متوفی273ھ) نے سنن ابن ماجہ میں
4 امام ترمذی (متوفی279ھ) نے سنن الترمذی میں
5 امام ابن حبان الدارمی (متوفی354ھ) نے صحیح ابن حبان میں
6 امام دارقطنی (متوفی385ھ) نے کتاب النزول میں
7 امام بیہقی (متوفی458ھ) نے الدعوات الکبیر،شعب الایمان اور فضائل الاوقات میں
8 امام الشجری الجرجانی (متوفی499ھ) نے ترتیب الامالی الخمیسیۃ للشجری میں
9 امام بغوی شافعی (متوفی516ھ) نے شرح السنۃ میں
10 اسماعیل بن محمد الملقب بقوام السنہ (متوفی535ھ) نے الترغیب والترہیب میں
11 محدث ابن جوزی (متوفی597ھ) نے التبصرہ میں
12 ابن الاثیر الجزری (متوفی606ھ) نے جامع الاصول فی احادیث الرسول میں
13 ابن رجب حنبلی (متوفی795ھ) نے لطائف المعارف میں
14 شیخ عبدالحق محدث دہلوی (متوفی958ھ) نے ماثبت بالسنۃ میں
15 علاؤالدین المتقی (متوفی975ھ) نے کنزالعمال میں
16 یوسف بن عبداللہ القرضاوی نے المنتقی من کتاب الترغیب والترہیب میں

فضیلت شب نصف شعبان کے راوی صحابہ کرام

اس رات کی فضیلت میں جن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے روایات موجود ہیں، اُن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(من طریق عمرو بن الحارث عن عبدالملک بن عبدالملک)

(شعب الایمان)(مسند البزار رقم:80)(الفردوس للدیلمی، رقم: 8107)

۲ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ

(من طریق ابن ابی سبرة عن ابراهیم بن محمد)

(سنن ابن ماجه:باب ما جاء فی لیلة النصف من شعبان)

۳ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

(من طریق یحیی بن ابي كثير عن عروة)

(سنن ترمذی:باب ماجاء فی لیلة النصف من شعبان)

۴ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

(الفردوس للدیلمی، رقم: 3778)

۵ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

(من طریق الاوزاعی عن مکحول)

(صحیح ابن حبان:باب فی الشحناء)

۶ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

(من طریق ابن لهيعة عن الزبير بن سليم)

(سنن ابن ماجه:باب ما جاء فی لیلة النصف من شعبان)

۷ حضرت ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ

(عن مکحول

(سنن الصغیر للبیھقی)

۸ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

(من طریق ابن لهیعة عن حیي بن عبدالله)

(مسنداحمد)

۹ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ

(مسند بزار، رقم:2754)

۱۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

(مسند البزار ، رقم:9268)

۱۱ حضرت کعب رضی اللہ عنہ

(کتاب النزول للدارقطنی، رقم:88)

۱۲ حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ

(المجالس العشرة الامالی للحسن الخلال)(الفردوس للدیلمی، رقم: 2975)

۱۳ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

(مصنف عبدالرزاق)

۱۴ حضرت حسن رضی اللہ عنہ

(ترتیب الامالی الخمیسیة للشجری)

۱۵ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ

(شعب الایمان، باب ما جاء فی لیلة النصفف من شعبان، رقم:3555)

تابعین سے مرسل احادیث

اس کے علاوہ جن تابعین سے مرسل احادیث روایت ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

۱ حضرت کثیر بن مرۃ

(عن مکحول)(مسندعبدالرزاق)(شعب الایمان، رقم:3550)

۲ حضرت عطاء بن یسار

(عن ابن عتیبة)(مصنف عبدالرزاق)

۳ مکحول شامی

(شعب الایمان،باب ما جاء فی لیلة النصفف من شعبان.رقم:3550)

۴ حضرت عطاء الخراسانی

(شعب الایمان)

۵ حضرت عثمان بن محمد بن المغیر ہ بن الاخنس

(شعب الایمان)

۶ حضرت ابوادریس الخولانی

(کتاب النزول للدارقطنی)

اگرچہ ان روایات میں سے بعض کی اسناد پر علماء نے جرح کی ہے مگر ان میں سے بعض احادیث دوسری کو تقویت دیتی ہیں۔ اس طرح سند کے ضعف کے باوجود حدیث مبارکہ درجہ حسن بلکہ صحیح تک بھی پہنچ جاتی ہے۔ ان میں سے چند روایات پر جرح اور اعتراضات بھی ملاحظہ ہوں۔

حدیث نمبر ا:

اخبرنا محمد بن المعافی العابد .بصیدا. وابن قتیبة. وغیره . قالوا: حدثنا

هشام بن خالد الازرق، قال حدثنا أبو خليد عتبه بن حماد ، عن الاوزاعی ،وابن ثوبان ، عن ابيه، عن مکحول ، عن مالک بن يخامر، عن معاذ بن جبل ، عن النبی صلی الله عليه وسلم قال:" يطلع الله الی خلق في ليلة النصف من شعبان، فيغفر لجميع خلقه، الا لمشرک او مشاحن"

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو اپنی تمام مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔

☆سعودی عالم ناصر الدین البانی (متوفی 1420ھ) نے اس حدیث کو اپنی کتاب صحیح الترغیب والترھیب میں ''حسن صحیح'' لکھا ہے۔

☆امام طبرانی اور ابن حبان نے اس حدیث کے بعد لکھا کہ تمام رجال ثقہ ہیں۔

تخریج: ۱ صحیح ابن حبان (481/12) رقم:5665

۲ المعجم الکبیر للطبرانی اور المعجم الاوسط (36/7) رقم:6776

۳ مجمع الزوائد (77/8) رقم:12960

۴ حلیۃ الاولیاء، ابونعیم اصبہانی (191/5) باب: **مکحول الشامی و منهم الامام**

جرح: اس حدیث کی سند میں مکحول، مالک بن یخامر سے روایت فرمارہے ہیں جبکہ ان کی ملاقات ثابت نہیں۔ لہٰذا یہ سند منقطع ہے۔ جیسا کہ البانی نے لکھا: **قال الذهبی: مکحول لم يلق مالک بن يخامر**

جواب: یہ حدیث شواہد کی بنا پر صحیح کے رتبہ تک پہنچی ہے۔ شعیب الارنؤوط کی تحقیق وتخریج سے **مؤسسة الرساله** بیروت کی مطبوعہ صحیح ابن حبان میں بھی اس حدیث کے تحت ''**حديث صحيح بشواهده**'' لکھا ہے۔

البانی کی مذکورہ بالا عبارت ہمیں کتب میں نہیں مل سکی، غالبًا امام ذہبی کی جس عبارت پر اس اعتراض کی عمارت قائم ہے، وہ یہ ہے:

وروی ایضاً عن طائفة من قدماء التابعین ،ما احسبه لقیهم، کابی مسلم الخولانی و مسروق و مالک بن یخامر

(سير أعلام النبلاء، باب مكحول)

اور وہ روایت کرتے ہیں تابعین کی پہلی جماعت سے، میرا گمان ہے کہ (مکحول کی) ان سے ملاقات نہیں، جیسا کہ ابو مسلم الخولانی، مسروق اور مالک بن یخامر

اس عبارت میں امام ذہبی نے اپنے گمان کا ذکر کیا ہے، قطعی بات نہیں کہی۔ جب کہ ائمہ جرح وتعدیل نے مکحول کی مالک بن یخامر سے مطلقاً روایت کا ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ امام مزّی (متوفی 742ھ) نے تھذیب الکمال میں، اور امام ابن حجر عسقلانی (متوفی 852ھ) نے "تھذیب التھذیب" (باب: من اسمہ مالک) اور "الاصابہ فی تمیز الصحابہ" (باب: مالک بن یخامر) میں ذکر کیا ہے۔ اسی طرح خود امام ذہبی (متوفی 748ھ) نے اپنی کتاب "تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام" میں مالک بن یخامر کے باب (705/2) میں اور "الکاشف" (237/2 باب: حرف المیم) میں اُن سے روایت لینے والوں میں مکحول کا ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ ابن عساکر (متوفی 571ھ) نے تاریخ دمشق (518/56، رقم: 7193) میں اور ابن الاثیر الجزری (متوفی 630ھ) نے اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ (51/5) میں مالک بن یخامر سے مکحول کی بلا واسطہ روایت کا ذکر کیا ہے۔

☆ نیز امام مسلم کی شرائط کے مطابق ثقہ راوی اور ثقہ مروی عنہ میں اگر معاصرت ثابت ہو جائے تو وہ روایت مقبول ہے۔

حدیث نمبر ۲:

حدثنا محمد بن اسحاق قال: حدثنا أبو الاسود النضر بن عبدالجبار قال: حدثنا ابن لهيعة ، عن الزبير بن سليم، عن الضحاک بن عبدالرحمٰن ، عن ابيه، قال: سمعت ابا موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: ”ان الله ليطلع في ليلة النصف من شعبان فيغفر لجميع خلقه الا لمشرک أو مشاحن“

حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات اپنی مخلوق کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ رکھنے والے کے۔

تخریج: سنن ابن ماجہ، **باب ما جاء فی لیلة النصف من شعبان**

☆ البانی نے اس حدیث کو حسن لکھا۔

☆ حدیث حضرت عائشہ اور حدیث حضرت معاذ بن جبل اس حدیث کی شاہد ہیں۔

(مصباح الزجاجہ فی زوائد ابن ماجہ از شہاب الدین الکنانی الشافعی (متوفی 840ھ))

جرح: اس حدیث کی سند میں ابن لھیعہ ضعیف ہیں۔

جواب: ابن لھیعہ کو ائمہ جرح وتعدیل نے مختلط لکھا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ 170ھ میں ان کی املا شدہ کتب جل گئی تھیں۔ لیکن ان سے اس حادثہ سے قبل کی روایات کو قبول کیا جاتا ہے۔ اس سند میں ابن لھیعہ سے ابوالاسود النضر بن عبد الجبار روایت کر رہا ہے۔ اور امام ابو یوسف یعقوب الفسوی (متوفی 277ھ) نے اپنی کتاب ”**المعرفة والتاريخ**“ میں لکھا کہ: ابوالاسود النضر بن عبدالجبار کا ابن لھیعہ سے سماع قدیم ہے اور اس کی ابن لھیعہ سے کتابت اور حدیث صحیح ہے۔ اسی بات کو ذہبی نے بھی **سیر الاعلام النبلاء** میں نقل کیا ہے۔

حدیث نمبر ۳:

حدثنا حسن، حدثنا ابن لهيعة ، حدثنا حيي بن عبدالله ، عن أبی عبد الرحمن الحبلي، عن عبدالله بن عمرو، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ”يطلع الله عزوجل الی خلقه لیلة النصف من شعبان فیغفر لعباده الا لاثنين : مشاحن و قاتل نفس“(مسنداحمد)

حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات اپنے بندوں کو بخش دیتا ہے سوائے دو کے: کینہ پرور اور ناحق کسی کو قتل کرنے والا

اور اس حدیث کی شاہد ہیں:

1 حدیث ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا

(سنن ترمذی)

2 حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

(صحیح ابن حبان، برقم:5665)

3 حدیث ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ

(سنن ابن ماجہ، **باب ما جاء فه ليلة النصف من شعبان)**

4 حدیث ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(مسند البزار)(شعب الایمان،باب صوم شعبان)

5 حدیث ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ

(شعب الایمان، باب ما جاء فی لیلة النصف من شعبان)

6 حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

(البزار ، رقم:9268)

7 حدیث عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

(مسند بزار، رقم:2754)

جرح: البانی نے کہا کہ اس حدیث کی سند ابن لھیعہ اور حیی بن عبداللہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

جواب: البانی نے اس کا ایک جواب خود بھی لکھا ہے۔حدیث کے شواہد بیان کرنے کے بعد البانی نے لکھا کہ اگرچہ ان پر کلام کیا گیا ہے مگر یہ سب شواہد مل کر حدیث کو صحیح قرار دے رہے ہیں اور تقویت کا باعث بن رہے ہیں۔

امام ذہبی نے حیی بن عبداللہ کے بارے میں لکھا: ''**صالح الحدیث**''۔ذہبی کے یہ الفاظ تعدیل میں داخل ہیں اور جرح کے قریب ہیں۔ایسے راوی سے اعتبار یعنی شواہد و متابعت میں حدیث قبول کی جاتی ہے۔(بحوالہ تدریب الراوی) اسی حدیث کو امام زکی الدین المنذری (متوفی 656ھ) نے الترغیب والترہیب میں اور امام ہیثمی (متوفی 807ھ) نے بھی نقل کیا ہے۔

حدیث نمبر۴:

قال عبدالرزاق: واخبرنی من، سمع ایلبیلماني یحدث عن ابیه، عن ابن عمر قال: ''خمس لیال لا ترد فیهن الدعاء: لیلة الجمعة، واوّل لیلة من رجب، ولیلة النصف من شعبان، ولیلة العیدین''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پانچ راتوں میں دعا رد نہیں کی جاتی۔جمعہ کی رات، رجب کی پہلی رات، نصف شعبان کی رات اور دونوں عیدوں کی رات۔

(مصنف عبدالرزاق)

اس حدیث کو شعب الایمان میں بیہقی نے بھی اسی سند سے نقل فرمایا ہے۔

حدیث نمبر۵:

واخبرنا أبو الحسن بن الفضل القطّان،ببغداد ،أخبرنا أبو سهل بن زياد القطّان، حدثنا اسحاق بن الحسن الحربي، حدثنا عفّان، حدثنا عبد الواحد بن زياد،عن الحجاج، عن مكحول، عن كثير بن مرة الخضرمي: عن النبی ﷺ قال:"فی لیلة النصف من شعبان یغفر الله عزوجل لاهل الارض الا المشرک والمشاحن" هذا مرسل

حضرت کثیر بن مرۃ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نصف شعبان کی رات اللہ تعالیٰ زمین والوں کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔

(شعب الایمان)

☆ یہ حدیث مرسل ہے۔

حدیث نمبر٦:

حضرت عطاء الخراسانی فرماتے ہیں: پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں قیام ہے: رجب کی پہلی رات قیام اور صبح روزہ، نصف شعبان کی رات قیام اور صبح روزہ، عید الفطر کی رات قیام اور صبح افطار، عید الاضحیٰ کی رات قیام اور صبح افطار، اور عاشورا کی رات قیام اور صبح روزہ۔ ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے پاس زندگی میں اور بعد موت شہید لکھا جاتا ہے۔

(ترتیب الامالی الخمیسیة للشجری)

حدیث نمبر۷:

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب نصف شعبان ایک منادی کرتا ہے کہ کوئی بخشش طلب کرنے والا ہے، تو میں اسے بخش دوں، کوئی سائل ہے تو میں اسے عطا کروں، پس جو شخص بھی سوال کرتا ہے اس کو

اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے۔سوائے فاحشہ کے اور مشرک کے۔

(جمع الجوامع ،رقم:1736)

☆**نوٹ:** سنن ابن ماجہ کی حدیث جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کی سند میں ابن ابی سبرۃ نامی راوی وضاع ہے جیسا کہ امام احمد بن حنبل اور امام یحی بن معین نے تحریر فرمایا۔لہٰذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ یہ حدیث بیان نہ کی جائے۔

☆**شبہ:** کچھ لوگ اس شبہ کا بھی شکار ہوئے کہ امام عقیلی (متوفی 322ھ) نے **الضعفاء** میں کہا کہ اس رات سے متعلق روایات درست نہیں۔

جواب: امام عقیلی کی **الضعفاء الکبیر** کی عبارت ملاحظہ ہو:

"وفی النزول فی لیلة النصف من شعبان احادیث فیها لین، والروایة فی النزول فی کل لیلة احادیث ثابتة صحاح.فلیلة النصف من شعبان داخلة فیها ان شاء الله"

(الضعفاء الکبیر،29/3)

یعنی نزول رحمت خداوندی کی شب نصف شعبان سے متعلق احادیث کمزور ہیں جبکہ ہر رات میں اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہونے کی احادیث صحیح طور پر ثابت ہیں۔اور ان شاء اللہ شب نصف شعبان بھی ان میں داخل ہے۔

مندرجہ بالا عبارت سے قارئین خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مخالفین کس قدر غلط فہمی کا شکار ہوئے۔امام عقیلی کی مذکورہ بالا عبارت تو اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ وہ اس شب کی فضیلت کے قائل ہیں جبھی تو اس طرح سے شب نصف شعبان کی فضیلت پر دلیل قائم کر رہے ہیں۔

اسی لیے غیر مقلد عالم علامہ البانی نے تصریح کرتے ہوئے لکھا:

”وھذا یعنی انه لیس فی ھذا الباب حدیث یصح اسنادہ، ولکن بمجموع تلک الاسانید یعتضد الحدیث ویتقوی“

”اس باب میں صحیح الاسناد حدیث نہیں لیکن مجموعی طور پر یہ تمام اسناد ایک دوسرے کو مضبوطی دیتی ہیں اور اس طرح حدیث قوی ہو جاتی ہے۔“

تابعین کا عمل

اسی طرح تابعین کے عمل سے بھی اس رات کی فضیلت ثابت ہے۔امام قسطلانی (متوفی923ھ) المواھب اللدنیه میں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی شہرہ آفاق کتاب ”ماثبت بالسنة“ میں تحریر فرماتے ہیں:

”تابعین میں سے جلیل القدر حضرات مثلاً خالد بن معدان (متوفی103ھ)،مکحول شامی (متوفی120ھ)،لقمان بن عامر (متوفی111ھ) اور محدث اسحاق بن راہویہ (متوفی238ھ) مساجد میں جمع ہو کر شب بیداری کرتے اور رات بھر عبادات میں مصروف رہتے۔“

امام اوزاعی (157ھ) سے بھی اس رات میں عبادت کرنے کا قول نقل کیا گیا ہے۔

☆اصول حدیث میں سے ہے کہ کسی ضعیف حدیث کے موافق اہل علم میں سے کسی کا قول ہو تو اس سے بھی حدیث کو تقویت حاصل ہو جاتی ہے۔جیسا کہ امام ترمذی حدیث591 (مروی عنہ: معاذ بن جبل) کے تحت لکھتے ہیں:”ھذا حدیث غریب لانعرف احدا اسنده الا ما روی من ھذا الوجه والعمل علیٰ ھذا عند اھل العلم“۔اس پر ملا علی قاری (متوفی1014ھ) نے اپنی شرح میں لکھا:

قال النووی اسنادہ ضعیف فکان الترمذی یرید تقویة الحدیث بعمل اهل العلم.

علامہ نووی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور امام ترمذی اہل علم کے عمل سے اس حدیث کی تقویت کا ارادہ فرمارہے تھے۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح۔879/3)

اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے درج بالا عبارت دوبارہ پڑھیں۔ بلاشبہ خالد بن معدان، مکحول شامی، لقمان بن عامر اور محدث اسحاق بن راہویہ سب اہل علم اور کبار ائمہ دین ہیں۔

☆ مجتہد کا قول اگر حدیث ضعیف کے مطابق مل جائے تو وہ بھی اسے تقویت دیتا ہے۔

امام شافعی علیہ الرحمۃ کا قول:

سنن الکبری للبیھقی میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی حدیث کے ساتھ اور کتاب الأم میں امام شافعی علیہ الرحمۃ کا قول شب نصف شعبان کی فضیلت میں موجود ہے۔

قال الشافعی: وبلغنا انه کان یقال: ان الدعاء یستجاب فی خمس لیال، فی لیلة الجمعة، ولیلة الاضحی، ولیلة الفطر، واول لیلة من رجب، ولیلة النصف من شعبان

امام شافعی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ پانچ راتوں میں دعا قبول ہوتی ہے۔ جمعہ کی رات، عیدالاضحیٰ کی رات، عیدالفطر کی رات، رجب کی پہلی رات اور نصف شعبان کی رات

(کتاب الأم للشافعی، باب التکبیر لیلة الفطر)

(سنن الکبری للبیهقی ، باب عبادة لیلة العیدین)

اسی طرح وہ صحیح احادیث جو شعبان المعظم کی فضیلت سے متعلق موجود ہیں وہ بھی شب نصف شعبان کی احادیث کو تقویت دے رہی ہیں کیونکہ شب نصف شعبان بہرحال شعبان ہی کا حصہ ہے۔

شب برأت کس نے کہا

ایک بچگانہ سوال یہ کیا جاتا ہے کہ اس رات کو شب برأت کس نے کہا؟

شب نصف شعبان کو جن علماء نے شب برات لکھا، ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:

1 امام ماوردی (متوفی 450ھ) نے تفسیر الماوردی میں

امام بیہقی (متوفی 458ھ) نے الدعوات الکبیر میں

2 امام ابوبکر عبدالقاہر الجرجانی (متوفی 471ھ) نے تفسیر درج الدرر فی تفسیر الآي والسور

3 زمخشری (متوفی 538ھ) نے الکشاف میں

3 امام فخر الدین رازی (متوفی 606ھ) نے تفسیر کبیر میں

4 امام شمس الدین قرطبی (متوفی 671ھ) نے تفسیر قرطبی میں

5 امام ابن ملقن سراج الدین شافعی (متوفی 804ھ) نے التوضیح لشرح الجامع الصحیح

6 امام بدر الدین عینی (متوفی 855ھ) نے عمدة القاری اور نخب الافکار فی تنقیح مباني الاخبار فی شرح معانی الآثار

7 امام جلال الدین سیوطی (متوفی 911ھ) نے شرح سنن ابن ماجه

8 ملا علی قاری (متوفی 1014ھ) نے مرقاة المفاتیح میں

9 امام اسماعیل حقی حنفی (متوفی 1127ھ) نے روح البیان میں

قارئین خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ شب نصف شعبان کی فضیلت احادیث، اقوال صحابہ، عمل تابعین وغیرھم سے ثابت ہے۔ جب اتنے سارے دلائل و براہین موجود ہوں تو اس رات میں بندگان خدا کو

عبادت واذکار سے منع کرنا یقیناً شنیع عمل ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ضعیف حدیث سے بھی استحباب ثابت ہوجاتا ہے جبکہ شب نصف شعبان کی فضیلت میں تو صحیح اور حسن روایات بھی موجود ہیں لہٰذا اُصولی طور پر شب نصف شعبان کی فضیلت کو رد نہیں کیا جاسکتا۔

وبه التوفيق . والله المستعان

حافظ محمد احمد رضا (03016202727)
بمقام وڈاکخانہ سہنہ، تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات
hafizahmedraza@gmail.com